رول نمبر ____________ 2015 (A)

انٹرمیڈیٹ امتحان پارٹ - I (کلاس گیارھویں)

اردو (لازمی) پرچہ - پہلا (سپیشل پرچہ)

وقت = 2.40 گھنٹے

اِنشائیہ

کل نمبر = 80

نوٹ۔ جوابی کاپی پر وہی سوال نمبر اور جزو نمبر درج کیجیے جو سوالیہ پرچے میں درج ہے۔

حصہ اول

2۔ (الف) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ 10 = 1 + 1 + 8

لاکھ پردوں میں ہے تُو بے پردہ سو نشانوں پہ، بے نشاں تُو ہے

تُو ہے خلوت میں، تُو ہے جلوت میں کہیں پنہاں، کہیں عیاں تُو ہے

(ب) درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ 10 = 1 + (3 x 3)

یہ جو دو آنکھیں، مند گئیں میری اس پہ وا ہوتیں، ایک بار اے کاش!

کِن نے اپنی مصیبتیں نہ گنیں رکھتے میرے بھی غم، شمار اے کاش!

جان آخر تو جانے والی تھی اس پہ کی ہوتی، میں نثار اے کاش!

حصہ دوم

3۔ سیاق وسباق کے حوالے سے کسی ایک جزو کی تشریح کیجیے۔ مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی لکھیے۔ 15 = 1 + 1 + 10 + 3

(الف) سرسید کو اس وجہ سے کہ وہ مسلمانوں کی دنیوی ترقی کے لیے کوشش کرتے تھے، امرا سے ملتے تھے، حاکمانِ وقت سے میل جول رکھتے تھے اور دنیاداروں کی سی زندگی بسر کرتے تھے، کہا جا سکتا تھا کہ وہ دنیادار ہیں لیکن ان کی حالت پر نظر کرنے سے بہ مشکل ان کو عرفی معنوں میں دنیادار کہہ سکتے تھے۔

(ب) اب اس کو میری سادہ لوحی کہیے یا خلوصِ نیّت کہ شروع شروع میں میرا خیال تھا کہ انسان محبت کا بھوکا ہے اور جانور اس واسطے پالتا ہے کہ اپنے مالک کو پہچانے اور اس کا حکم بجالائے۔ گھوڑا اپنے سوار کا آسن اور ہاتھی اپنے مہاوت کا آنکس پہچانتا ہے۔ کتا اپنے مالک کو دیکھتے ہی دم ہلانے لگتا ہے جس سے مالک کو روحانی خوشی ہوتی ہے۔ سانپ بھی سپیرے سے ہل جاتا ہے لیکن مرغیاں؟

4۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نصابی سبق کا خلاصہ لکھیے اور مصنف کا نام بھی تحریر کیجیے۔ 10 = 1 + 9

(i) ادیب کی عزت (ii) دوستی کا پھل

5۔ ماہر القادری کی نظم " نعت " کا خلاصہ تحریر کیجیے۔ 5

6۔ دو دوستوں کے مابین ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے موضوع پر مکالمہ تحریر کیجیے۔ یا 10

ایک پر لطف کرکٹ میچ کی روداد تحریر کیجیے۔

7۔ موٹر کار کی چوری کی رپورٹ درج کرانے کے لیے ایس۔ایچ۔او کے نام درخواست تحریر کیجیے۔ 10

8۔ درج ذیل عبارت کی تلخیص کیجیے اور مناسب عنوان بھی تحریر کیجیے۔ 10 = 2 + 8

انسان اللہ تعالیٰ کا وہ شاہکار ہے جس کی تعریف خود خدا نے فرمائی ہے۔ اس میں ایسی صلاحیتیں ہیں جو ناممکنات کو ممکنات میں بدل سکتی ہیں۔ کبھی وہ ستاروں پر کمند ڈالتا ہے تو کبھی زمیں کا سینہ چاک کر کے سمندروں کی تہیں کھنگال کر ہواؤں کو مُسخر کر کے اپنی فضیلت کا لوہا منواتا ہے۔ اس کے ذہن نے وہ دقیق اور مشکل مرحلے بھی حل کر لیے ہیں جو بظاہر ناممکن نظر آتے تھے۔ اس کی قوتِ بازو نے پہاڑوں کے دِل چیر دیئے ہیں اور اس کی عظمت کے جھنڈے ہر میدان میں گڑے ہوئے ہیں۔ لیکن جب وہ بدی کے تابع ہوتا ہے تو حیوانیت کے ادنیٰ ترین درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار کی بات ہے کہ وہ عظمتوں کو اپنا تابع بنائے یا پستی کی ذِلت کو اپنائے۔